سوال

(111) مسجد میں خوشبو کے لیے اگر بتی جلانا کیسا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کے اوقات یا ان کے علاوہ مسجد میں خوشبو کے لیے اگر بتی جلانا کیسا ہے ؟ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ خلاف سنت اور آتش پرستی کے مترادف ہے، کیا یہ اعتراض درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آں حضرت ﷺ نے مسجد کی تطبیب (یعنی اس کو خوشبودار بنانے) کا حکم دیا ہے اور اس کی کوئی خاص صورت نہیں بتائی، اس لیے چاہے عطریا مشک وزعفران دیواروں میں پوت کر اور لگا کر مسجد کو خوشبودار بنایا جائے، یا عود اور اگر بتی جلا کر اس کو مطیب و معطر کیا جائے، دونوں جائز ہے، اس تطیب سے حکم نبوی پر عمل کرنے کی ہونی چاہیے اور مقصد حصول اجروثواب ہونا چاہئے، اس میں نام ونمود اورداد وتحسین کی طلب وخواہش کا دخل نہ ہونا چاہیے۔ مسجد میں بخوروعود اگر بتی جلانے کو بدعت اور خلاف سنت سمجھنا یا آتش پرستی کے مترادف اور مشابہ کہنا غلط بات ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو غلو اور افراط وتفریط سے بچائے۔

’’عن عائشة : قالت أمر رسول اللہ بناء المسجد فی الدور، وان ینظف ویطیب ،، (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان قولہ : ‘‘) ویطیب) أی یرش العطر ، ویجوز أن تحمل التطیب علی التجمیر بالبخور فی المسجد، وفیہ أنہ لیستحب تجمیر المسجد بالبخور، فقد کان عبداللہ یجمر المسجد، إذا قعد علی المنبر، واستحب بعض السلف التحلیق بالزعفران والطیب، وروی عنہ علیہ السلام فعلہ، قال الشعبی : ہوسنة، وأخرج ابن أبی شیبة : أن ابن الزبیر لما بنی الکعبة، حلی حیطانہا بالمسک ،، (مرعاة : 427/2). عبیداللہ مبارکپوری 23 رمضان 1391ھ (محدث بنارس اگست 1997ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر211

محدث فتویٰ